قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور کے سایہ نہ ہونے کے اثبات واحقاق اور مخالفین کے اسکات وازہاق میں یہ پُر نور رسالہ ایمانی قلوب کو انوار الٰہی سے پُر نور کر دینے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

نَفْیُ الفَیْءِ عَمَّنْ بِنُورِہٖ اَنَارَ کُلَّ شَیْءٍ

۱۲۹۶ھ

ازافادات عالیہ

امام اہلسنت مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰحضرت عظیم المرتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس کو

علامہ سید ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری ناظم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ہند و قائد اعظم غازی فوج لاہور!

ضیا الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام منشی شبیر عالم منیجر چھپوا کر علامہ سید احمد نے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند سے شائع کیا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ الذی خلق قبل الاشیاء نور نبینا من نورہ وخلق الانوار جمیعا من لمعات ظہورہ فہو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نور الانوار ومد جمیع الشموس والاقمار سماہ ربہ فی کتابہ الکریم نورا وسراجا منیرا فلولا انارتہ لما استنارت شمس ولا تبین یوم من امس ولا تعین وقت للخمس صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی المستنیرین بنورہ المحفوظین عن الطمس جعلنا اللہ تعالٰی منہم فی الدنیا ویوم لا یسمع الا ہمس

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے سایہ تھا یا نہیں بینوا توجروا

الجواب

بیشک اُس مہر سپہر اصطفا ماہ منیر اجتبا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا۔ اور یہ امر احادیث واقوال علمائے کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ وجہابذ فضلا مثل حافظ[1] رزین محدث وعلامہ[2] ابن سبع صاحب شفاء الصدور وامام[3] علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰی وامام[4] عارف باللہ سیدی جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہٗ وعلامہ[5] حسین بن محمد دیار بکری واصحاب[6، 7، 8] سیرت شامی وسیرت حلبی وامام[9] علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفا وعلامہ[10] شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام[11] احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ وفاضل[12] اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب وشیخ[13] محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی وجناب[14] شیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی وبحر[15] العلوم مولینا عبد العلی لکھنوی وشیخ[16] الحدیث مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدایان کہ آج کل کے مدعیان خام کار کو انکی

شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں خلفاً عن سلف دائماً اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل و قاضی نقل نے باہم اتفاق کر کے اس کی تاسیس و تشیید کی فقد اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم لم یکن یری لہ ظل فی شمس ولا قمر یعنی سرور عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔ دھوپ میں نہ چاندنی میں سیدنا عبداللہ ابن مبارک اور حافظ علامہ ابن جوزی محدث رحمہما اللہ تعالٰی حضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ قال لم یکن الرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ظل ولم یقم مع شمس الا غلب ضوءہ ضوءہا ولا مع السراج الا غلب ضوءہ ضوءہ یعنی رسول اللہ تعالٰے علیہ وسلم کیلئے سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ اُن کا نور عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آگیا۔ اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیا میں مگر یہ کہ حضور کے تابش نور نے اس کی چمک کو دبا لیا۔ امام علام حافظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ نے کتاب خصائص کبریٰ میں اس معنی کے لئے ایک باب وضع فرمایا۔ اور اس میں حدیث ذکوان ذکر کر کے نقل کیا قال ابن سبع من خصائصہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان ظلہ کان لا یقع علی الارض وانہ کان نوراً فکان اذا مشٰی فی الشمس او القمر لا ینظر لہ ظل قال بعضہم ویشہد لہ حدیث قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی دعائہ واجعلنی نوراً یعنی ابن سبع نے کہا حضور کے خصائص کریمہ سے ہے۔ کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ نور محض تھے۔ تو جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔ بعض علما نے فرمایا اور اس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور نے اپنی دعا میں عرض کیا کہ مجھے نور کر دے۔ نیز انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں لم یقع ظلہ علی الارض ولا رئی لہ ظل فی شمس ولا قمر قال ابن سبع لانہ کان نوراً قال رزین لغلبۃ انوارہ نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا حضور کا سایہ نظر نہ آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں ابن سبع نے فرمایا اس لئے کہ حضور نور ہیں امام رزین نے فرمایا اس لئے کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں۔ امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالٰے شفا شریف میں فرماتے ہیں وما ذکر من انہ لا ظل لشخصہ فی شمس ولا قمر لانہ کان نوراً یعنی حضور کے دلائل نبوت و آیات رسالت

ہے۔ وہ بات جو مذکور ہوئی کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اسلئے کہ حضور نور
ہیں انتہی علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ تعالےٰ اسکی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں دھوپ اور چاندنی اور جو
روشنیاں کہ انہیں بسبب اسکے کہ اجسام انوار کے حاجب ہوتے ہیں لہٰذا انکا سایہ نہیں پڑتا جیساکہ انوار حقیقت
میں مشاہدہ کیا جاتا ہے پھر حدیث کتاب الوفا ذکر کرکے اپنی ایک رباعی انشاد کی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ سایہ احمد صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کا دامن بسبب حضور کی کرامت وفضیلت کے زمین پر نہ کھینچا گیا اور تعجب ہے کہ باوجود اسکے تمام آدمی انکے
سایہ میں آرام کرتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں بہ تحقیق قرآن عظیم ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور آپکا بشر ہونا اس کی
منافی نہیں جیساکہ وہم کیا گیا اگر تو سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں وھذا نصہ (و) من دلائل نبوتہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم (ما ذکر) بالبناء للمجھول والذی ذکرہ ابن سبع (من انہ) بیان ما الموصولۃ
(لا ظل لشخصہ) ای جسدہ الشریف اللطیف اذا کان (فی شمس ولا قمر) مما تری فیہ
الظلال لحجب الاجسام ضوء النیرین ونحوھما وعلل ذٰلک ابن سبع بقولہ (لانہ) صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کان نوراً) والانوار شفافۃ لطیفۃ لاتحجب غیرھا والانوار لاظل
لھا کما تشاھد فی انوار الحقیقۃ وھذا رواہ صاحب الوفاء عن ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنھما قال لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل ولم یقم مع شمس الا غلب
ضوءہ ضوءھا ولا مع السراج الا غلب ضوءہ ضوءہ وقد تقدم ھذا والکلام علیہ ولنا رباعیتہ
فیہ وھی ؎ ما جر لظل احمد اذیال + فی الارض کرامۃ کما قد قالوا ÷ ھذا عجب
وکم بہ من عجب + والناس بظلہ جمیعاً قالوا وقالوا ھذا من القیلولۃ وقد نطق القراٰن
بانہ النور المبین وکونہ بشراً لاینافیہ کما توھم فان فھمت فھو نوراً علےٰ نور فان النور ھو
الظاھر بنفسہ المظہر لغیرہ وتفصیلہ فی مشکوٰۃ الانوار انتہی حضرت مولوی معنوی

قدس سرہ القوی دفتر پنجم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎ چوں فناش از فقر پیرایہ شود + او محمد وار بے سایہ شود

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مولانا بحر العلوم نے شرح میں فرمایا در مصرع ثانی اشارۃ بمعجزہ آں سرور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کہ آنسرور
را سایہ نمی افتاد امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمہ اللہ تعالےٰ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ
صلی علیہ وسلم کے لیے سایہ نہ تھا۔ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ روایت کیا اسے حکیم

ترمذی نے ذکوان سے پھر ابن سبع کا حضور کے نور ہونے سے استدلال اور حدیث اجعلنی نوراً سے استشہاد ذکر کیا حیث قال لم یکن صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر رواہ الترمذی عن ذکوان وقال ابن سبع کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوراً فکان اذا مشے فی الشمس او القمر لایظہر لہ ظل قال غیرہ ویشہد لہ قولہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فی دعائہ واجعلنی نوراً اسیطرح سیرت شامی میں ہے۔ وزاد عن الامام الحکیم قال معناہ لئلا یطاء علیہ کافر فیکون مذلۃ لہ یعنی امام ترمذی نے فرمایا اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی کافر سایۂ اقدس پہ پاؤں نہ رکھے اقول سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما تشریف لئے جاتے تھے۔ ایک یہودی حضرت کے گرد عجب حرکات اپنے پاؤں سے کرتا جاتا اس سے دریافت فرمایا۔ بولا بات یہ ہے کہ اور تو کچھ قابو ہم تم پر نہیں پاتے۔ جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے۔ اسے پاؤں سے روندتا چلتا ہوں۔ ایسی خباثتوں کی شرارتوں سے حضرت حق عز جلالہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا۔ نیز اسی طرح سیرت حلبیہ میں ہے قدرمانی شفاء الصدور محمد تعالیٰ رحمہ اللہ تعالےٰ شرح میں فرماتے ہیں حضور کے لئے سایہ نہ تھا۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضور نور ہیں۔ جیسا کہ ابن سبع نے کہا اور حافظ رزین محدث فرماتے ہیں۔ سبب اس کا یہ تھا کہ حضور کا نور ساطع تمام انوار عالم پر غالب تھا۔ اور بعض علما نے کہا کہ حکمت اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچانا ہے اس سے کہ کسی کافر کا پاؤں اُنکے سایہ پر پڑے وہذہ کلامہ برتہ (ولم یکن لہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر لانہ کان نوراً کما قال ابن سبع وقال رزین بغلبۃ انوارہ قیل حکمۃ ذلک صیانۃ عن ان یطا کافر علے ظلہ (رواہ الترمذی الحکیم عن ذکوان) ابی السمان الزیات المدنی او ابی عمرو المدنی مولی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا وکل منہما ثقۃ من التابعین فہو مرسل لکن روی ابن المبارک وابن الجوزی عن ابن عباس رضے اللہ تعالےٰ عنہما لم یکن للنبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ظل و لم یقم مع الشمس قط الا غلب ضوءہ ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الا غلب ضوءہ ضوء السراج (وقال ابن سبع کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوراً فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظہر لہ ظل) لان النور لا ظل لہ (وقال غیرہ ویشہد لہ قولہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فی دعائہ) لما سأل اللہ

تعالیٰ ان یجعل فی جمیع اعضائہ وجہاتہ نوراختم بقولہ (واجعلنی نورًا) والنور لاظل لہ وبہٖ یتم الاستشہاد انتہی
علامہ حسین بن محمد دیار بکری کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم النوع الرابع
مااختص صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ من الکرامات میں فرماتے ہیں۔ لم یقع ظلہ علی الارض ولایُریٰ لہ ظل فی شمس
ولاقمر حضور کا سایہ زمین پر نہ پڑتا نہ دھوپ نہ چاندنی میں نظر آتا بعینہ اسی طرح کتاب نورالابصار فی مناقب
آل بیت النبی الاطہار میں ہے امام نسفی تفسیر مدارک شریف میں زیر قولہ تعالےٰ لولا اذ سمعتموہ ظن
المؤمنون والمؤمنت بانفسہم خیرا فرماتے ہیں۔ قال عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ ما اوقع ظلک
علی الارض لئلا یضع انسان قدمہ علی ذٰلک الظل امیرالمومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور اقدس
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عرض کی بیشک اللہ تعالےٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر
پاؤں نہ رکھدے۔ امام ابن حجر مکی افضل القرٰی میں زیر قول امام ماتن قدس سرہ لم یساووک فی علاک
وقد حال سنا منک دونہم وسنا (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فضائل میں حضور کے برابر نہ ہوئے۔ حضور
کی چمک اور رفعت حضور تک ان کے پہنچنے سے مانع ہوئے۔ فرماتے ہیں ہو مقتبس من تسمیتہ تعالی النبیہ
نورانی نحو قد جاءکم من اللہ نور وکتٰب مبین وکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکثر الدعاء بان
اللہ یجعل کلا من حواسہ واعضائہ وبدنہ نورا اظہار الوقوع ذٰلک وتفضل اللہ تعالےٰ
علیہ بہٖ لیزداد شکرہ وشکر امتہ علی ذٰلک کما امرنا بالدعاء الذی فی آخر البقرۃ مع وقوعہ
وتفضل اللہ تعالیٰ بہ لذٰلک ومما یؤیدانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صار نورا انہ کان اذا مشی فی الشمس والقمر لا یظہر
لہٗ ظل لانہ لا یظہر الا للکثیف وھو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قد خلصہ اللہ من سائر الکثافات الجسمانیۃ وصیرہ نورا صرفا
لایظہر لہ ظل اصلا یعنی یہ معنی اس سے لئے گئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کا نام نور رکھا مثلاً اس آیت میں کہ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور تشریف لائے اور روشن
کتاب اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا فرماتے کہ الٰہی میرے تمام حواس واعضا سارے
بدن کو نور کردے۔ اور اس دعا سے یہ مقصود نہ تھا کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا اس کا حصول مانگتے تھے
بلکہ یہ دعا اس امر کے ظاہر فرمانے کے لئے تھی کہ واقع میں حضور کا تمام جسم پاک نور ہے۔ اور یہ فضل اللہ

عزوجل نے حضور پر کر دیا جیسے ہمیں حکم ہوا ہے کہ سورۂ بقرہ شریف کے آخر کی دعا عرض کریں۔ وہ بھی
اسی اظہار وقوع وحصول فضل الٰہی کے لئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نور محض ہو جانے
کی تائید اس سے ہے۔ کہ دھوپ یا چاندنی میں حضور کا سایہ نہ پیدا ہوتا اس لئے کہ سایہ تو کثیف کا ہوتا
ہے اور حضور کو اللہ تعالےٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کر کے نرا نور کر دیا لہذا حضور کے لئے
سایہ اصلا نہ تھا۔ علامہ سلیمن جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں۔ لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ظل یظہر فی شمس ولا قمر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں فاضل محمد بن
فہیمی کی اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفےٰ واہل بیتہ الطاہرین میں۔ ذکر خصائص نبی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم میں ہے وانہ لا فئ لہ حضور کا ایک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سایہ نہ تھا۔ مجمع البحار میں برمز ش
یعنی زبدہ شرح شفا شریف میں ہے من اسمائہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النور قیل من خصائصہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم انہ اذا مشی فی الشمس والقمر لا یظہر لہ ظل حضور کا ایک نام مبارک نور ہے حضور کے خصائص
سے شمار کیا گیا کہ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ نہ پیدا ہوتا شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث
دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں ونبود مر آنحضرت را صلی اللہ تعالیٰ علیہ
سایہ نہ در آفتاب ونہ در قمر رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول وعجب است ازیں بزرگاں
کہ ذکر نکردند چراغ را ونور یکی از اسمائے آنحضرت است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونور را سایہ نمی
باشد انتہی جناب شیخ مجدد جلد سوم مکتوبات مکتوب صدم میں فرماتے ہیں او را صلی اللہ تعالیٰ علیہ
علیہ وسلم سایہ نبود۔ در عالم شہادت سایۂ ہر شخص از شخص لطیف تر ست چوں لطیف ترے از وے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در عالم نباشد او را سایہ چہ صورت دارد نیز اوسی کے آخر مکتوب ۱۲۲ میں فرماتے
ہیں واجب را تعالیٰ چرا ظل بود کہ ظل موہم تولید مثل ست ومنبی از شائبہ عدم کمال لطافت اصل ہر
گاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را از لطافت ظل نبود خدائے محمد را چگونہ ظل باشد۔ مولٰنا شاہ
عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی سورۂ والضحیٰ میں لکھتے ہیں۔ سایۂ ایشاں بر زمین نمی افتاد فقیر کہتا
ہے غفر اللہ لہ استدلال امام ابن سبع کا حضور کے سراپا نور ہونے سے جس پر بعض علما نے حدیث

واجعلنی نوراً سے استشہاد اور علمائے محققین نے اسے اپنے کلمات میں بنظر احتجاج یاد کیا ہماری مدعا پر دلالت واضحہ یہ ہے دلیل شکل اوّل بدیہی الانتاج دو مقدموں سے مرکب صغریٰ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نور ہیں اور کبریٰ یہ کہ نور کے لئے سایہ نہیں جواں دونوں مقدموں کو تسلیم کریگا نتیجہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کیلئے سایہ نہ تھا۔ آپہی پائے گا مگر دونوں مقدموں میں کوئی مقدمہ ایسا نہیں جسمیں مسلمان ذی عقل کو گنجائش گفتگو ہو۔ کبریٰ تو ہر عاقل کے نزدیک بدیہی اور مشاہدہ بصر و شہادت بصیرت سے ثابت سایہ اس جسم کا پڑے گا۔ جو کثیف ہو اور انوار کو اپنے ماورا سے حاجب نور کا سایہ پڑے تو تنویر کون کرے اس لئے دیکھو آفتاب کے لئے سایہ نہیں اور صغریٰ یعنی حضور والا کا نور ہونا مسلمان کا تو ایمان ہے حاجت بیان حجت نہیں مگر تبکیت معاندین کے لئے اسقدر اشارہ ضرور کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے یایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا ونذیراً وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ چمکتا یہاں سراج سے مراد چراغ ہے یا ماہ یا مہر سب صورتیں ممکن ہیں اور خود قرآن عظیم میں آفتاب کو سراج فرمایا وجعل القمر فیھن نوراً وجعل الشمس سراجا اور فرماتا ہے قد جاءکم من اللہ نور وکتٰب مبین تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے ایک نور اور کتاب روشن علماء فرماتے ہیں یہاں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں۔ اسی طرح آیۂ کریمہ والنجم اذا ھوٰی سے ہیں امام جعفر صادق اور کریمہ وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب میں بعض مفسرین نجم اور نجم الثاقب سے ذات پاک سید لولاک مراد لیتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بخاری و مسلم وغیرہما کی احادیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ایک دعا منقول جس کا خلاصہ یہ ہے اللھم اجعل فی قلبی نوراً وفی بصری نوراً وفی سمعی نوراً وفی عصبی نوراً ولحمی نوراً وفی دمی نوراً وفی شعری نوراً وفی بشری نوراً وعن یمینی نوراً وعن شمالی نوراً وامامی نوراً وخلفی نوراً وفوقی نوراً وتحتی نوراً واجعلنی نوراً کہ الٰہی میرے دل اور میری جان اور میری آنکھ اور میرے کان اور میرے گوشت و پوست و خون و استخواں اور میرے زیر و بالا و پس و پیش و چپ و راست اور

ہر عضو میں نور اور خود مجھے نور کر دے۔ جب وہ یہ دعا فرماتے اور ان کے سننے والے نے
انہیں ضیائے تابندہ و مہر درخشندہ و نور الٰہی کہا۔ پھر اُس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا
شبہ رہا۔ حدیث ابن عباس میں ہے۔ کہ ان کا نور چراغ و خورشید پر غالب آتا اب خدا جانے
غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں اس کے حضور پھیکی پڑ جائیں جیسے چراغ پیش مہتاب
یا یکسر ناپدید و کالعدم ہو جائیں جیسے ستارے حضور آفتاب ابن عباس کی حدیث میں ہے
اذا تکلم رای کالنور یخرج من بین ثنایاہ جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا ہند وصاف
کی حدیث میں وارد ہے۔ یتلالو وجہہ تلالو القمر لیلۃ البدر اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اشم انورا
متجرد یعنی حضور کا چہرہ چودھویں رات کی چاند کی طرح چمکتا بلند بینی تھی اور اس پر ایک نور کا بکا تجلی رہتا
کہ آدمی خیال نہ کرے تو ناک اس روشن نور کے سبب بہت اونچی معلوم ہو کپڑوں سے باہر جو بدن تھا۔
یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ نہایت روشن و تابندہ تھا صلی اللہ تعالیٰ علیٰ کل عضو من جسمہ الانوار الاعطر وبارک
وسلم۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کان الشمس تجری فی وجہہ گویا آفتاب ان کے چہرہ
میں رواں تھا اور فرماتے ہیں اذا ضحک یتلالو فی الجدر جب حضور ہنستے دیواریں روشن ہو جاتیں ربیع
بنت معوذ فرماتی ہیں لو رایتہ لقلت الشمس طالعۃ۔ اگر تو انہیں دیکھتا کہتا آفتاب طلوع کر رہا ہے۔
ابو قرصافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں۔ رأینا کان النور یخرج من فمہ ہم نے نور سا نکلتے دیکھا۔ ان کے دہان
پاک سے۔ احادیث کثیرہ مشہورہ میں وارد جب حضور پیدا ہوئے اُن کی روشنی سے بصرہ اور روم
و شام کے محل روشن ہو گئے چند روایتوں میں ہے۔ اضاء لہ ما بین المشرق والمغرب شرق سے غرب تک
منور ہو گیا۔ اور بعض میں ہے امتلأت الدنیا کلہا نورا تمام دنیا نور سے بھر گئی آمنہ حضور کی والدہ
فرماتی ہیں رأیت نورا ساطعا من راسہ قد بلغ السماء میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتا دیکھا۔
کہ آسمان تک پہنچا ابن عساکر نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی میں
سیتی تھی سوئی گر پڑی تلاش کی نہ ملی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے حضور
کی نور رخ کی شعاع سے سوئی ظاہر ہو گئی۔ علامہ فاسی مطالع المسرات میں علامہ ابن سبع سے نقل

کان النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لیضی البیت المظلم من نورہ. نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نور سے
خانۂ تاریک روشن ہو جاتا اب نہیں معلوم کہ حضور کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے میں کلام کرنے والا آپ
کے نور ہونے کا انکار کرے گا. یا انوار کے لئے بھی سایہ مانے گا یا مختصر طور پر یوں کہیئے کہ یہ تو بالیقین معلوم
کہ سایہ جسم کثیف کا پڑتا ہے. نہ جسم لطیف کا اب مخالف سے پوچھنا چاہیئے تیرا ایمان گواہی دیتا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا عیاذاً باللہ کثیف تھا اور جو اس سے
تحاشی کرے تو پھر عدم سایہ کا کیوں انکار کرتا ہے. بالجملہ جب کہ حدیثیں اور ائمہ اکابر ائمہ کی
تصریحیں موجود کہ اگر مخالف اپنے کسی دعوے میں ان میں سے ایک کا قول پائے کس خوشی سے معرض
استدلال میں لائے جاہلانہ انکار مکابرہ و کج بحثی ہے زبان ہر ایک کی اس کے اختیار میں ہے چاہے
دن کو رات کہہ دے یا شمس کو ظلمات آخر کار مخالف جو سایہ ثابت کرتا ہے اس کے پاس بھی کوئی
دلیل ہے یا فقط اپنے منہ سے کہہ دینا جیسے ہم حدیثیں پیش کرتے ہیں اس کے پاس ہو وہ بھی دکھائے
ہم ارشادات علما سند میں لاتے ہیں تو وہ بھی ایسے ہی ائمہ کے اقوال سنائے یا نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی سند
گھر بیٹھے اُنہے الہام ہوا کہ حضور کے سایہ تھا. مجرد او شما پر قیاس تو ایمان کے خلاف ہے ع چہ نسبت خاک
را با عالم پاک. وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف اور جسم انسانی رکھتے ہیں. مگر ارواح و
ملائکہ سے ہزار جگہ الطف وہ خود فرماتے ہیں لستُ کمثلکم میں تم جیسا نہیں ویروی لست کہیتکم
میں تمہاری ہیئت پر نہیں ویروی ایکم مثلی تم میں سے کون مجھ جیسا ہے. آخر علامہ خفاجی
کا ارشاد نہ سنا کہ حضور کا بشر ہونا نور درخشندہ ہونے کے منافی نہیں کہ اگر تو سمجھے تو وہ
نورٌ علی نور ہیں پھر صرف اس قیاس فاسد پر کہ ہم سب کے سایہ ہوتا ہے. ان کے بھی ہوگا ثبوت
سایہ ماننا یا اس کی نفی میں کلام کرنا عقل و ادب سے کس قدر دور پڑتا ہے الا ان محمدا بشر لا کالبشر
بل ہو کیاقوت بین الحجر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین و بارک وسلم فقیر کو حیرت
ہے ان بزرگواروں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے معجزات ثابتہ وخصائص
صحیحہ کے انکار میں اپنا کیا فائدہ دینی و دنیوی تصور کیا ہے. ایمان بے محبت رسول اللہ

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوتا۔ وہ خود فرماتے ہیں۔ لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ ولدہ والناس اجمعین ؀ تم میں سے کوئی مسلمان نہیں ہونے کا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اور لڑکا اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور آفتاب نمروز کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل و تکثیر مدائح میں مشغوف رہتا ہے۔ اسکی فضیلتوں کا مٹانا اور شام و سحر نفی محاسن کی فکر میں ہونا کام دشمن کا ہے۔ نہ دوست کا جانِ برادر تو نے کبھی سنا ہے۔ کہ تیرا محب تیرے مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جانِ ایمان و کانِ احسان جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا اور اس نے تمام عالم کا بار تن نازک پر اٹھالیا تمہارے غم میں دن کا کھانا رات کا سونا ترک کر دیا۔ تم رات دن لہو و لعب اور اُن کی نافرمانیوں میں مشغول اور وہ شب و روز تمہاری بخشش کے لیے گریاں و ملول جب وہ جانِ رحمت و کانِ رافت پیدا ہوا بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا۔ اور رب ہب لی امتی فرمایا۔ جب قبر شریف میں اُتارا لبِ جاں بخش کو جنبش تھی بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا آہستہ آہستہ امتی فرماتے تھے قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی تمام انبیا علیہم السلام سے نفسی نفسی اذہبوا الیٰ غیری سنو گے۔ اور اس غمخوار امت کے لب پر رب امتی کا شور ہوگا۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں۔ جب انتقال کروں گا صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔ کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اُس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے گاہے ہم سے کسی غافل و مدہوش کے گوش تک پہنچتی ہے رُوح اُسے ادراک کرتی ہے اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے۔ کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں وائے بے انصافی ایسے غمخوار پیارے کے نام پر جاں نثار کرنا اور اس کی مدح ستائش و نشر فضائل سے آنکھوں کو روشنی دل کو ٹھنڈک دینا واجب یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے اے عزیز چشم خرد بین

میں سرمۂ انصاف لگا۔ اور گوش قبول سے پنبۂ اعتساف نکال پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب
وملت کے عقلا سے پوچھنا پھر اگر ایک منصف ذی عقل بھی تجھ سے کہدے کہ نشر محاسن و تکثیر مدائح نہ
دوستی کا مقتضے نہ رد فضائل و نفی کمالات غلامی کے خلاف تو تجھے اختیار ہے۔ ورنہ خدا اور رسول
سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ یقین جان لے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹینگی۔ جان برادر اپنے ایمان پر رحم کر سمجھ دیکھ کہ خدا سے کسی کا کیا بس
چلے گا۔ اور جس کی شان وہ بڑھائے اُسے کوئی گھٹا سکتا ہے آیندہ تجھے اختیار ہے ہدایت کا فضل الٰہی
پر مدار ہے ہمپر بلاغ مبین تھا۔ اس سے بحمد اللہ فراغت پائی اور جواب بھی تیرے دل میں کوئی شک و
شبہ یا ہمارے کسی دعوے پر دلیل یا کسی اجمال کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ مسمّٰی بہ قمر التمام فی نفی
الظل عن سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام جسے فقیر نے بعد ورود اس سوال کے تالیف
کیا۔ مطالعہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ بیان شافی پائے گا اور مرشد کافی ہم نے اس رسالہ میں اس مسئلہ
کی غایت تحقیق ذکر کی ہے۔ اور نہایت نفیس دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ حضور سراپا نور تابندہ و رخشندہ
ذی شعاع و اضاءت بلکہ معدن انوار و افضل مضیئات بلکہ در حقیقت بعد جناب الٰہی نام نور انہیں
کو زیبا اور ان کے ماورا کو اگر نور کہہ سکتے ہیں۔ تو انہیں کی جناب سے ایک علاقہ و انتساب کے سبب اور
بھی ثابت کیا ہے کہ ثبوت معجزات صرف اسی پر موقوف نہیں کہ حدیث یا قرآن میں بالتصریح انکا ذکر ہو
بلکہ اُن کے لئے تین طریقے ہیں اور یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ پیشوایان دین کا داب ان معاملات میں ہمیشہ
قبول و تسلیم رہا ہے اگر کہیں قرآن و حدیث سے ثبوت نہ ملا تو اپنی نظر کا قصور سمجھا نہ یہ کہ باوجود ایسے
ثبوت کافی کے کہ حدیثیں اور ائمہ کی تصریحیں اور کافی دلیلیں سب کچھ موجود پھر بھی اپنی ہی کہی جاؤ انکار کے
سوا کچھ زبان پر نہ لائے اور اسکے فوائد شریفہ و ابحاث لطیفہ ہیں۔ جو دیکھے گا انشاء اللہ تعالےٰ لطف
جانفزا پائے گا و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ
واصہارہ وانصارہ واتباعہ اجمعین الیٰ یوم الدین آمین والحمد للہ رب العٰلمین ۔

کتبہ:۔ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔